ف۱۳۵ زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی براءت کا اظہار اس لیے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اُس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا۔ نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱۳۵ بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا

رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

ربّ رحم کرے ف۱۳۶ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۷ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ کہ میں

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

انہیں اپنے لیے چن لوں ف۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز و معتمد ہیں ف۱۳۹ یوسف

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور یونہی ہم نے

مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ

یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱ ہم اپنی رحمت

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ

جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتے ف۱۴۲ اور بیشک آخرت

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ

کا ثواب ان کے لیے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی آئے تو

فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں ف۱۴۴ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب

بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ

ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷ میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپتا

اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ

ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اُسے لے کر میرے پاس نہ

لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا

ف۱۳۶ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے

ف۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور آپکی امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسن صبر حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا۔

ف۱۳۸ اور اپنا مخصوص بناؤں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لیکر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوانِ شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپنے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لیے دُعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہنی ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا میرا ربّ مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثناء برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دُعا کی کہ یاربّ تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپنے عربی میں سلام فرمایا، بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے عم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپنے اس کو عبرانی زبان میں دُعا کی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے آبا کی زبان ہے، بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپنے اسی زبان میں اس کو جواب دیا اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی۔ اس عمر میں یہ وسعتِ علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دے دی ف۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبانِ مبارک سے سناویں۔ حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا، باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرما دیا، خواب تو عجیب تھا مگر آپ کا اس طرح بیان فرما دینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپنے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلّے جمع کیے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلّے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہو گا وہ مصر و حوالیٔ مصر کے باشندوں کے لیے کافی ہو گا اور پھر خلقِ خدا ہر ہر طرف سے تیرے پاس غلّہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لیے جمع نہ ہوئے بادشاہ

نے کہا یہ انتظام کون کرے گا ف۱۴۷ یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کر دے بادشاہ نے کہا آپ سے زیادہ اس کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا مسائل احادیث میں طلب امارت کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکام الٰہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے۔ آپ رسول تھے امت کی مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں

اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى

جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف

اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ

لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے ف۱۵۲ تو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ

اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ

غلہ لائیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔ کہا کیا اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں جیسا پہلے اس کے

عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا

اور جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر دی گئی ہے بولے اے

يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ

ہمارے باپ اب ہم اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں واپس کر دی گئی اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ

نَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ

لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴

اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ

کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر

اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں

وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا

پر جو ہم کہہ رہے ہیں اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے

اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیتِ اقامتِ عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجراء کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کے لیے ناجائز ہے مگر دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔

ف۱۴۸ سب ان کے تحت و تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مرصع تھا اور اپنا ملک آپ کو تفویض کیا اور قطفیر (عزیز مصر) کو معزول کر کے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کیے اور سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دیدیئے اور خود مثل تابع کے ہو گیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہو گیا بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ و السلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی زلیخا نے عرض کیا اے صدیق مجھے ملامت نہ کیجیے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیز مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکرہ پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے افرائیم اور منشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لیے غلوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لیے بہت وسیع اور عالی شان انبار خانے تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کیے جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خدم کے لیے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ قحط کی ابتداء کا وقت ہے پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے بازار خالی رہ گئے اہل مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم و دینار آپ کے پاس آگئے دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدے اور وہ تمام آپ کے پاس آگئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا چوتھے سال میں غلے کے لیے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام اراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انھوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلے خرید کر وقت گزارا ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا، جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا، جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا کہ اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسان

مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ

جانا ف ۱۵۹ میں تمھیں اللہ سے بچا نہیں سکتا ف ۱۶۰ حکم تو سب

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسا کیا اور بھروسا کرنے والوں کو اسی پر بھروسا چاہیئے

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ

اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا ف ۱۶۱ وہ کچھ انھیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ

بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کر لی اور بیشک وہ

لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا

صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف ۱۶۲ اور جب

دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا

وہ یوسف کے پاس گئے ف ۱۶۳ اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی ف ۱۶۴ کہا یقین جان میں

تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ

ہی تیرا بھائی ف ۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا ف ۱۶۶ پھر جب ان کا سامان مہیا کر دیا ف ۱۶۷ پیالہ اپنے بھائی

فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

کے کجاوے میں رکھ دیا ف ۱۶۸ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو بے شک تم چور ہو

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ بولے خدا کی قسم تمھیں خوب

مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ

معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور۔ بولے پھر کیا سزا ہے اس کی

عظیم فرمایا اب اُن کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام املاک اور کُل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں، فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں، سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن و مرد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں، بلکہ سب مصری اُن کے خریدے اور آزاد کیے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی۔

ف ۱۴۲ یعنی ملک و دولت و نبوت ف ۱۴۳ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا، ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں، مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لیے مصر پہنچنے لگے، حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تا مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ف ۱۴۴ دیکھتے ہی ف ۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا۔ اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لیے انھوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انھوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اس میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو انھوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معمر صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ع ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا گیارھواں کہاں ہے کہا وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطر و مدارت سے ان کی میزبانی فرمائی ف ۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زادِ سفر دیدیا ف ۱۴۷ یعنی بنیامین ف ۱۴۸ اس کو لے آؤ تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا ف ۱۴۹ جو انھوں نے قیمت میں دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو انہیں پونجی انھیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مخفی طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انھیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لیے ان کی رغبت کا باعث بھی ہو ف ۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں ف ۱۵۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا اس نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں ف ۱۵۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا ف ۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا ف ۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کیے ہیں ف ۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ ف ۱۵۶ اور اس کو لے کر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے ف ۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف ۱۵۸ مصر میں ف ۱۵۹ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لیے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لیے نظر ہو

جانے کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدابیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہے اور اس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسا نہیں ف۱۶۰ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جا سکتا ف۱۶۱ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو ان کا متفرق ہو کر داخل ہونا ف۱۶۲ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء کو علم دیتا ہے ف۱۶۳ اور انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دسترخوان لگائے گئے اور ہر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا۔ بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام)

إِن كُنتُمْ كَٰذِبِينَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا جَزَٰٓؤُهُۥ مَن وُجِدَ فِى رَحْلِهِۦ فَهُوَ

اگر تم جھوٹے ہو ف۱۶۹ بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اس کے

جَزَٰٓؤُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ

بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ف۱۷۱ تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی

أَخِيهِ ثُمَّ ٱسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَآءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا

اپنے بھائی ف۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱۷۳ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ف۱۷۴

كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِى دِينِ ٱلْمَلِكِ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ نَرْفَعُ

بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۱۷۶ ہم جسے چاہیں

دَرَجَٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِى عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوٓا إِن يَسْرِقْ

درجوں بلند کریں ف۱۷۷ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۱۷۸ بھائی بولے اگر یہ چوری

فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُۥ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِى نَفْسِهِۦ وَلَمْ يُبْدِهَا

کرے ف۱۷۹ تو بیشک اس سے پہلے اس کا بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر

لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَٰٓأَيُّهَا

نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے اے عزیز اس

ٱلْعَزِيزُ إِنَّ لَهُۥٓ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُۥٓ ۖ إِنَّا نَرَىٰكَ مِنَ

کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو بیشک ہم تمہارے احسان دیکھ

ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَٰعَنَا

رہے ہیں کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا

عِندَهُۥٓ إِنَّآ إِذًا لَّظَٰلِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا ٱسْتَيْـَٔسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ

ف۱۸۴ جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوٓا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ

ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا

زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا ف۱۶۴ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادر حضرت یوسف علیہ السلام) کا نور نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ف۱۶۵ یوسف (علیہ السلام) ف۱۶۶ بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سن کر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انھیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ف۱۶۷ اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دیدیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا ف۱۶۸ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مرصع کیا ہوا تھا اور اس وقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے اُن کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انھوں نے اس کی جستجو کے لیے آدمی بھیجے ف۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے ف۱۷۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انھوں نے کہا کہ ف۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۷۲ یعنی بنیامین ف۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے پیالہ برآمد کیا ف۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ف۱۷۵ کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی ف۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ ان کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور ان کے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ف۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ف۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انھوں نے سر جھکائے اور ف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو ف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور جس کو انھوں نے چوری قرار دیکر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع۔ ف۱۸۱ اس سے جس

اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى

اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ

يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا

میرے باپ۔ ف۱۸۵ اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ

اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا

کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے

وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ

اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے اور ہم بیشک سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں

لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے

جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى

ف۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس

عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا

یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں ف۱۹۴ تو وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۵

تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ

خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا جان

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۶ اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ

مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا

کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں ف۱۸۲ ان سے محبت رکھتے ہیں اور انھیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔

ف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔

ف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں۔

ف۱۸۵ میرے پاس واپس آنے کی

ف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔

ف۱۸۷ یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی۔

ف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوے میں نکلا

ف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا

ف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا۔

ف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتوے نہ دیتے اور تمھیں نہ بتاتے تو۔

ف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو۔

ف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا۔

ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہو گئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس روتے رہے اور احباء کے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا۔

ف۱۹۵ برادران یوسف اپنے والد سے۔

ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا۔

يُوسُفَ وَاَخِيهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ

سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے

رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا

نااُمید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز

الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰ تو آپ ہمیں

لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ

پورا ناپ دیجیے ف۲۰۱ اور ہم پر خیرات کیجیے ف۲۰۲ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳ بولے

هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا

کچھ خبر ہے تم نے یُوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴ بولے کیا سچ

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ

مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور میرا بھائی بے شک اللہ نے ہم پر

عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

احسان کیا ف۲۰۵ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ نیک بندوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا ف۲۰۶

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا

بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸

تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمھیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ

ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی

وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ

اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا ف۲۱۱ یہاں اُن کے باپ نے ف۲۱۲

ف۱۹۸ یہ سن کر برادران یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے

ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دُبلا ہو جانا۔

ف۲۰۰ ردّی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اثاث البیت کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔

ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے۔

ف۲۰۲ یہ ناقص پونجی قبول کرکے۔

ف۲۰۳ ان کا یہ حال سُن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم گوہر فشاں سے اشک رواں ہوگئے اور

ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنوئیں میں گرانا، بیچنا والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا تمھیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو تبسم آگیا اور انھوں نے آپ کے گوہر دنداں کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے۔

ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

ف۲۰۶ برادران حضرت یوسف علیہ السلام بہ طریق عذرخواہی

ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا۔

ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے۔

ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انھوں نے کہا آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا

ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا

ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے۔

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ

کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے — بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اُسی

لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ

پرانی خود رفتگی میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴ اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا

فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا

اسی وقت آنکھیں پھر آئیں کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں

تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾

جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم خطاوار ہیں

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا

کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱۶ پھر جب وہ سب

دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ

یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ

چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب ف۲۲۰ اس کے لیے سجدے

سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا

میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے ف۲۲۲ بیشک اُسے میرے

رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ

رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو

بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ

گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی

إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

تھی بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے۔ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے ف۲۲۴

ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں اُن کی وفات بھی ہوچکی ہوگی ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انھوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انھیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستے میں کھانے کے لیے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرطِ شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں۔ عرض کیا دینِ اسلام پر فرمایا الحمدللہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام۔

ف۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ السلام نے وقت سحر بعد نماز ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کے لیے دُعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع اُن کے اہل و اولاد کے بلانے کے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہِ اعظم کو اپنے والدِ ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لیکر اپنے والد ماجد کے استقبال کے لیے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ صحرا زرق برق سواروں سے پُر ہو رہا ہے، فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آ رہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے سرور میں شرکت کے لیے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداءً بسلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْأَحْزَانِ (یعنی اے غم واندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اُتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لیے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے ف۲۱۷ ماں سے خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں ف۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ف۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ف۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کیلئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں اگرچہ شرک نہیں ف۲۲۲ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا ف۲۲۳ اس موقع پر آپ نے کنوئیں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ف۲۲۴ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارضِ مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِۚ

اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ

اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (۱۰۱) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے

اِلَیْكَۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ (۱۰۲) وَ مَاۤ

ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب انھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے ف۲۲۷

اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ (۱۰۳) وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ

اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے اور تم اس پر ان سے کچھ اُجرت نہیں مانگتے

اَجْرٍؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۠ (۱۰۴) وَ كَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ

یہ ف۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں ف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ

وَ الْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (۱۰۵) وَ مَا یُؤْمِنُ

اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں ف۲۳۰ اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور ان میں اکثر وہ

اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ (۱۰۶) اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ

ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ف۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب انھیں

غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ

آکر گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر

لَا یَشْعُرُوْنَ (۱۰۷) قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ۫ؔ عَلٰى بَصِیْرَةٍ

نہ ہو تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے

اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۱۰۸)

قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۲۳۳ اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں

ع ۱۱ / ۵ — وقف النبی علیہ السلام

کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کیے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کرکے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دُعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحاق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دُعا تعلیم اُمّت کے لیے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دُعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لیے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مُصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے، یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کے اپنے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

ف۲۲۶ یعنی برادران یوسف علیہ السلام کے۔

ف۲۲۷ باوجود اس کے اے سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔

ف۲۲۸ قرآن شریف۔

ف۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں۔ (مدارک)

ف۲۳۰ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

ف۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اس کا شریک کرتے تھے۔

ف۲۳۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید الٰہی اور دین اسلام کی دعوت دینا۔

ف۲۳۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہیے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے عمیق تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اشاعت کے لیے برگزیدہ کیا ف۲۳۴ تمام عیوب و نقائص اور شرکا و اضداد و انداد سے۔

ف ۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے۔ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انھیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے ف ۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا ف ۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کیے گئے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ
اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے ف ۲۳۵ جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے

الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
ساکن تھے ف ۲۳۶ تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا
ف ۲۳۷ اور بے شک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر تو کیا تمھیں عقل

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا
نہیں یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی ف ۲۳۸ اور لوگ سمجھے کہ

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ
رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا ف ۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا ف ۲۴۰ اور ہمارا عذاب

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ
مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا۔ بیشک ان کی خبروں سے ف ۲۴۱ عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں ف ۲۴۲

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف ۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف ۲۴۴ تصدیق ہے اور ہر چیز کا

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع
مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورہ رعد مکی ہے اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان بہت رحم والا ف ۱

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف ۲ اور وہ جو تمھاری طرف تمھارے رب کے پاس سے اترا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
ف ۳ حق ہے ف ۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف ۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

ف ۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہیئے کہ عذاب الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسایش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی۔ (ابو السعود)

ف ۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انھیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں (مدارک وغیرہ)

ف ۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے ایمان داروں کو بچا لیا۔

ف ۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی۔

ف ۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے، اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسا رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہیئے رحمت الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کر سکتی اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

ف ۲۴۳ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنا لیا ہو کیونکہ اس کا اعجاز اس کے من اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے۔ ع ۱۲ / ۷ / ۶

ف ۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتب الٰہیہ کی۔

ف ۱ سورۂ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا کے سوا باقی سب مکی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ سورۃ مدنی ہے اس میں چھ ۶ رکوع تینتالیس ۴۳ یا پینتالیس ۴۵ آیتیں اور آٹھ سو پچپن ۸۵۵ کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ ۳۵۰۶ حرف ہیں۔ ف ۲ یعنی قرآن شریف کی۔

ف ۳ یعنی قرآن شریف ف ۴ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں ف ۵ یعنی مشرکین مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے انہوں نے خود بنایا اس آیت میں اُن کا رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۶ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

بے ان ستونوں کے کہ تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند

وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ

نشانیاں بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا

اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ

کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴ اور

مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ

باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو

وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ

ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بیشک اس میں نشانیاں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

ہیں عقل مندوں کے لیے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبھا تو ان کے اس

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے

وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں

ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں (خازن و جمل)

ف۷ اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کیلئے وہ حسب حکم گردش میں ہیں۔

ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسمّٰی سے ان کے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک غایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کے لیے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطوء و حرکت کی مقدارِ خاص سے مقرر فرمائی ہے۔

ف۹ اپنے وحدانیت و کمال قدرت کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہست کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ۔

ف۱۲ سیاہ و سفید ترش و شیریں صغیر و کبیر بری و بستانی گرم و سرد تر و خشک وغیرہ۔

ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانع حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتیلا۔

ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کیے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں۔ اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں

ف۱۶ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے

ف۱۷ اور انھوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے

ف۱۸ روز قیامت۔

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۵﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان سے

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

اگلوں کی سزائیں ہو چکیں ف۲۰ اور بے شک تمھارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انھیں

عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بے شک تمھارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور کافر کہتے ہیں ان پر

كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ

ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے

قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو کچھ

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ

گھٹتے اور بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ

الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ

کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

چلتا ہے ف۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

اس کی حفاظت کرتے ہیں ف۳۱ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی

وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

حالت نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے ف۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی

ف۱۹ مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیے ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انھیں مہلت دیتا ہے ف۲۲ جب عذاب فرمائے ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انھوں نے کالعدم قرار دے دیا یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر رہیں اور انھیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے۔ جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لیے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو گا اس لیے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیئے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں اُن کی اُمت اور اُن کے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس نے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلایا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انھیں عاجز و حیران کر دیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنا لانا بشری قدرت کے امکان میں نہیں اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنھوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طلبیدہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں (انبیاء علیہم السلام) کا طریقہ رہا ہے ف۲۵ زیادہ ایک یا زیادہ وغیرہ ذالک ف۲۶ یعنی مدت میں کسی کا حمل جلد وضع ہو گا کسی کا دیر میں حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی تام الخلقت اور ناقص الخلقت ہونا مراد ہے ف۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی ف۲۸ ہر نقص سے منزہ ف۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کیے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں ف۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا

وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ

نہیں ف۳۴ وہی ہے تمھیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ف۳۵ اور بھاری بدلیاں

السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ

اٹھاتا ہے اور گرج اُسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے ف۳۶ اور فرشتے اس

خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ

کے ڈر سے ف۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے ف۳۸ تو اُسے ڈالتا ہے جس پر چاہے اور وہ

يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ

اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا

اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ

کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور وہ ہرگز نہ

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ

خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام ف۴۵ تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ

اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنا لیے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

ہیں جو اپنا بھلا بُرا نہیں کر سکتے ہیں ف۴۷ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا

وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

اور انکھیارا ف۴۸ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اجالا ف۴۹ کیا اللہ کے لیے ایسے

وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا ف۳۱ مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اسے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو ف۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر ف۳۳ اسکے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے ف۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے ف۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ ف۳۶ گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے ف۳۷ یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں ف۳۸ صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) ف۳۹ شان نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انھوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انھوں نے واپس ہو کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا اکفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اس کے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انھیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیع سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انھیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آکر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا تھا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اکْفِھِمَا بِمَا شِئْتَ جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی) ف۴۰ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے ف۴۱ معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ف۴۲ تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا، کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ انھیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ اُن کی حاجت کا شعور نہ وہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں ف۴۳ جیسے کہ مومن ف۴۴ جیسے کہ منافق و کافر ف۴۵ ان کی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی فہم پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں، بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے

شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ

شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا ف۵۰ تم

كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۵۲ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے

فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا

اپنے اپنے لائق بہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور جس پر

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ

آگ دہکاتے ہیں ف۵۳ گہنا یا اور اسباب ف۵۴ بنانے کو اس

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو

جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵ اللہ یونہی مثالیں

اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی ؕ وَالَّذِيْنَ

بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انھیں کے لیے بھلائی ہے ف۵۶ اور جنھوں نے

لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ

اس کا حکم نہ مانا ف۵۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا

مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے یہی ہیں جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا ٹھکانا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق

الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں جنھیں عقل ہے وہ جو اللہ

دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن)

ف۴۶ کیونکہ اس سوال کا اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنے کے اس کے مقر ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو۔

ف۴۷ یعنی بت جب ان کی یہ بے قدرتی و بے چارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے

ف۴۸ یعنی کافر و مومن۔

ف۴۹ یعنی کفر و ایمان۔

ف۵۰ اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے، بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔

وقف النبی علیہ السلام

ف۵۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔

ف۵۲ سب اس کے تحت قدرت و اختیار ہیں۔

ف۵۳ جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ

ف۵۴ برتن وغیرہ

ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل شے اور جوہر صاف کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

ع ۱۱ / ۸

ف۵۶ یعنی جنّت

ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر امر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں سے کچھ نہ بخشا جائے گا (جلالین و خازن وغیرہ)

ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے،

ف۶۰ حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اس کے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبد المطلب اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔

يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ

الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنھوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ

ٹالتے ہیں ف۶۶ انھیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق

صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

ہوں ف۶۷ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۶۸ اور فرشتے ف۶۹ ہر دروازے سے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

ان پر ف۷۰ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمھارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی

الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ

خوب ملا اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف۷۱ کے بعد توڑتے اور

يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۷۲

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر ف۷۳ اللہ جس کے لیے چاہے رزق

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

کشادہ اور ف۷۴ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے ف۷۵ اور دنیا کی زندگی آخرت

ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں۔

ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں کے سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔

ف۶۳ اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں

ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے۔

ف۶۵ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔

ف۶۶ بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دیتے ہیں اور جو انھیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں۔ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں۔ جب ان سے پیوند قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں۔

ف۶۷ یعنی مومن ہوں۔

ف۶۸ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کیے ہوں۔ جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لیے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا۔

ف۶۹ ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں لیکر جنت کے۔

ف۷۰ بہ طریق تحیت و تکریم

ف۷۱ اور اس کو قبول کر لینے۔

ف۷۲ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے

ف۷۳ یعنی جہنم ف۷۴ جس کے لیے چاہے ف۷۵ اور شکر گزار نہ ہوئے مسئلہ دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔

فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے

اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ

کیوں نہ اُتری تم فرماؤ بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف۷۶ اور اپنی راہ اسے

مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ

دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے۔ وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۷۷ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ

ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ف۷۸ اسی طرح ہم نے تم کو اس امت

فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ

میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ف۷۹ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ف۸۰ جو ہم نے

اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ هُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ

تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے

اِلَّا هُوَۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ

سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے۔ اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا

بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰىؕ بَلْ لِّلّٰهِ

جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر

الْاَمْرُ جَمِیْعًاؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ

نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵ کہ اللہ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا

چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ ان کے کیے پر سخت دھمک پہنچتی رہے

ف۷۶ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا، معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے ف۷۷ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے عدل و عقاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے ف۷۸ طوبیٰ بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبانِ حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابوہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (بیخ) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایوانِ معلیٰ میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غرفہ اور قصر میں اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں اس کی بیخ سے کافور سلسبیل کی نہریں رواں ہیں۔

ف۷۹ تو تمہاری اُمت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی۔

ف۸۰ وہ کتاب عظیم۔

ف۸۱ **شانِ نزول** قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لیے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھوائیے اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں

ف۸۲ اپنی جگہ سے۔

ف۸۳ **شانِ نزول** کفار قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجیے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجیے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجیے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں

ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھا دیئے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کی نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دیجیے اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آ چکے اور شکوک و اوہام کی تمام راہیں بند کر دی گئیں دین کی حقانیت روز روشن سے زیادہ واضح ہو چکی ان جلی براہین کے باوجود جو لوگ مکر گئے حق کے معترف نہ ہوئے ظاہر ہو گیا کہ وہ معاند ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی نہیں مانا کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبولِ حق کی کیا امید کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات بینات واضحہ سے اعراض مشاہدہ کر کے بھی ان سے قبول حق کی امید رکھی جا سکتی ہے البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سلب فرما لے اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دار الابتلاء والامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں۔

صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ

گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۟ؑ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی کی گئی تو

فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انھیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب کیسا تھا

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

تو کیا وہ ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے

قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں یا یونہی اوپری

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ

بات ف۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے

السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي

ف۹۶ اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

ہوگا ف۹۷ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں

اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى

اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ف۹۸ ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے ف۹۹ اور کافروں کا انجام

الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

آگ اور جن کو ہم نے کتاب دی ف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمھاری

ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں کبھی لٹنے میں کبھی مارے جانے میں کبھی قید میں۔

ف۸۸ اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر پہنچیں گے۔

ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح و نصرت اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہوا اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روزِ قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی۔

ف۹۰ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بے ہودہ سوال اور ایسے تمسخر اور استہزاء سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے

ف۹۱ اور دنیا میں انھیں قحط و قتل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لیے عذاب جہنم ہے۔

ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انھیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور ہیں

ف۹۳ وہ ہیں کون۔

ف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل محض ہے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لیے شریک ہونا باطل و غلط۔

ف۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں۔

ف۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے۔

ف۹۷ قتل و قید کا۔

ف۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے۔

ف۹۹ یعنی تقویٰ والوں کے لیے جنت ہے۔

ف۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔

اِلَیۡکَ وَمِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ یُّنۡکِرُ بَعۡضَهٗ ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ

طرف اترا اور ان گروہوں میں ف۱۰۱ کچھ وہ ہیں کہ اسی کے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ تو مجھے تو یہی حکم ہے

اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِکَ بِهٖ ؕ اِلَیۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَیۡهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ

کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا

کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُکۡمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ

ف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا ف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا

مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَ

ف۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِکَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ

بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بی بیاں ف۱۰۵ اور

ذُرِّیَّةً ؕ وَمَا کَانَ لِرَسُوۡلٍ اَنۡ یَّاۡتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ لِکُلِّ

بچّے کیے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی

اَجَلٍ کِتَابٌ ﴿۳۸﴾ یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ ۚۖ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ

ایک لکھت ہے ف۱۰۶ اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے ف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے

الۡکِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنۡ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ

پاس ہے ف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمھیں دکھادیں کوئی وعدہ ف۱۰۹ جو انھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی ف۱۱۰

فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ وَعَلَیۡنَا الۡحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِی

اپنے پاس بلائیں تو بہرحال تم پر تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا ف۱۱۱ ہمارا ذمہ ف۱۱۲ کیا انھیں نہیں سوجھتا

الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحۡکُمُ لَا مُعَقِّبَ

کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں ف۱۱۳ اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے

لِحُکۡمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ

والا کوئی نہیں ف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی اور ان سے اگلے ف۱۱۵ فریب کرچکے ہیں

ف۱۰۱ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں۔ اور آپ پر انھوں نے چڑھائیاں کی ہیں ف۱۰۲ اس میں کیا بات قابلِ انکار ہے۔ کیوں نہیں مانتے۔

ف۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن لے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبانِ عربی میں نازل فرمایا قرآنِ کریم کو حکم اس لیے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لیے اس کا نام حکم رکھا۔

ف۱۰۴ یعنی کافروں کی جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں۔

ف۱۰۵ شانِ نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کردیتے بی بی بچّے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ بی بی بچّے ہونا نبوّت کے منافی نہیں، لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کی بھی بیبیاں اور بچے تھے۔

ع ۵
۱۱

ف۱۰۶ اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہوسکتا، خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور

ف۱۰۷ سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنھیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے انھیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔

ف۱۰۸ جس کو اس نے ازل میں لکھا یہ علمِ الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

ف۱۰۹ عذاب کا ف۱۱۰ ہم تمھیں ف۱۱۱ اور اعمال کی جزا دینا

ف۱۱۲ تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔

ف۱۱۳ اور زمین شرک کی وسعت دم بدم کم کررہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کفّار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے

ف۱۱۴ اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چون و چرا یا تغیر و تبدیل کرسکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کسی کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے ف۱۱۵ یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفّار اپنے انبیاء کے ساتھ۔

قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ

تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے ف۱۱۶ جانتا ہے جو کوئی جان کمائے ف۱۱۷

وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے پچھلا گھر ف۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول

لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ

نہیں تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹

وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ ابراھیم مکیہ ہے اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

میں لاؤ ف۵ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب

شَدِيْدِ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ

سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ

اللہ کی راہ سے روکتے ف۸ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ

ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ف۱۰ کہ وہ انہیں صاف بتائے ف۱۱

ف۱۱۶ پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ ف۱۱۷ ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے ف۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحت آخرت مومنین کے لیے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لیے ہے۔

ف۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں پر معجزاتِ باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مُرسل ہونے کی شہادت دی۔

ف۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔

ع ۶ ۱۲

ف۱ سورہ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا اور اس کے بعد والی آیت کے اس سورت میں سات رکوع باون ۵۲ آیتیں آٹھ سو اکسٹھ ۸۶۱ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس ۳۴۳۴ حرف ہیں۔

ف۲ یہ قرآن شریف۔

ف۳ کفر و ضلالت و جہل و غوایت کی۔

ف۴ ایمان کے۔

ف۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایما ہے کہ دین حق کی راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر۔

ف۶ یعنی دین اسلام۔

ف۷ وہ سب کا خالق و مالک ہے سب اس کے بندے اور مملوک تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔

ف۸ اور لوگوں کو دینِ الٰہی قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں

ف۹ کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

ف۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا، خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا۔ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

ف۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعے سے وہ احکام پہنچا دیئے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیئے جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ قومہ کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لیے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (اتقان حسینی) مسئلہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲ دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اجالے

اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

میں لا اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا ف۱۴ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ

شکر گزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ف۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

احسان جب اس نے تمھیں فرعون والوں سے نجات دی جو تم کو بری مار دیتے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

تھے اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمھاری بیٹیاں زندہ رکھتے

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۶﴾ ع وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

اور اس میں ف۱۶ تمھارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمھارے رب نے سنا دیا

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾

کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمھیں اور دونگا ف۱۷ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ

اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ ف۱۸

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تو بیشک اللہ بے پروا سب خوبیوں والا ہے کیا تمھیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھی

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕۛ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕۛ لَا يَعْلَمُهُمْ

نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے

ف۱۲ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات باہرہ کے ف۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۱۴ قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس و ابی بن کعب ومجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں فرمائیں) مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کیے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لیے من و سلویٰ اتارنے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیساکہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعۂ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے۔ بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکرِ شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں۔ انھیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیے۔

ف۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایام اللہ کی تعمیل ہے۔

ع ۶/۱۳

ف۱۶ یعنی نجات دینے میں۔

ف۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ منعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ منعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے

ھع

ف۱۸ تو تم ہی ضرور پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے ف۱۹ کتنے تھے۔

إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ
ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ف۲۰ تو وہ اپنے ہاتھ ف۲۱ اپنے منہ کی طرف لے

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا
گئے ف۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ ف۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ⑨ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ
وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے ف۲۴ آسمان اور زمین کا

وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ
بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ف۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے ف۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن
زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس

تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ⑩
سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰ ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں

يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم
میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱ اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ

بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑪
سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے ف۳۲

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ
اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسا نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھا دیں ف۳۴ اور تم جو ہمیں

عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ⑫ ع وَ
ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے اور

ف۲۰ اور انھوں نے معجزات دکھائے۔
ف۲۱ شدتِ غیظ سے۔
ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔
ف۲۳ یعنی توحید و ایمان۔
ف۲۴ کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں۔
ف۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف۔
ف۲۶ جب تم ایمان لے آؤ اس لیے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لیے کچھ گناہ فرمایا۔
ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔
ف۲۸ یعنی بت پرستی۔
ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کیے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔
ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ۔
ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔
ف۳۲ وہی اعداء کی شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے
ف۳۳ ہم سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسا اور کامل اعتماد ہے۔ ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا عطا پر شکر بلا پر صبر کا نام ہے۔
ف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیئے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کی قدرت و اختیار میں ہیں۔

ع ۱۴ ۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمھیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا

لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

تم ہمارے دین پر ہو جاؤ تو انھیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس کے لیے

خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ

ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

انھوں نے ف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا ف۳۹ جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

گا۔ بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے

وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ

ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب سے منکروں

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ

کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲ جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی

عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

کے دن میں ف۴۳ ساری کمائیوں میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا یہی ہے دور

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے

بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ

ف۴۴ اگر چاہے تو تمھیں لے جائے ف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے آئے ف۴۶ اور یہ اللہ پر

ف۳۵ یعنی اپنے دیار۔
ف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔
ف۳۷ قیامت کے دن۔
ف۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے۔
ف۳۹ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انھیں فتح دی گئی اور حق کے معاند سرکش کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص کی کوئی سبیل نہ رہی۔
ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا۔ تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)
ف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (نعوذ باللہ من عذاب النار و من غضب الجبار)
ف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لیئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے۔
ف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔
ف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث نہیں ہے
ف۴۵ معدوم کر دے۔
ف۴۶ بجائے تمھارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے۔
ف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا۔

عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ

کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے ف۴۹ بڑائی والوں

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ

سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال

عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ

دو ف۵۱ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر

عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ

ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ

لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا ف۵۴ اور میں نے جو تم کو

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۵۶ مگر یہی کہ میں نے تم

فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

کو ف۵۷ بلایا تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ

کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں اس سے سخت بیزار ہوں

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ

ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا اکرام وسلام ہے ف۶۱ کیا تم نے دیکھا

ف۴۸ روز قیامت ف۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اتباع میں انھوں نے کفر اختیار کیا تھا۔ ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں ف۵۱ یہ کلام ان کا توبیخ و عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کافروں کے سردار اس کے جواب میں۔

ف۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لیے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں۔ پانچ سو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ۔

ف۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو بُرا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا۔

ف۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اور اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا۔

ف۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ۔

ف۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی۔

ف۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف۔

ف۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آ گئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا، اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انھوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۵۹ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف۶۰ اللہ کا اس کی عبادت میں (خازن)، ف۶۱ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے۔

اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و
اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں

فرعھا فی السمآء ﴿۲۴﴾ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا و
آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے ف۶۳

یضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون ﴿۲۵﴾ ومثل
اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف۶۴ اور گندی بات

کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض
ف۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے

ما لھا من قرار ﴿۲۶﴾ یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت
کوئی قیام نہیں ف۶۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف۶۸ پر دنیا کی

فی الحیوۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ ویضل اللہ الظٰلمین ویفعل
زندگی میں ف۶۹ اور آخرت میں ف۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف۷۱ اور اللہ

اللہ ما یشآء ﴿۲۷﴾ الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا و
جو چاہے کرے کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے

احلوا قومھم دار البوار ﴿۲۸﴾ جھنم یصلونھا وبئس القرار ﴿۲۹﴾ و
بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری

جعلوا للہ اندادا لیضلوا عن سبیلہ قل تمتعوا فان مصیرکم
ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ف۷۳ کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ف۷۴ کچھ برت لو کہ

الی النار ﴿۳۰﴾ قل لعبادی الذین اٰمنوا یقیموا الصلوۃ وینفقوا
تمھارا انجام آگ ہے ف۷۵ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے

مما رزقنٰھم سرا و علانیۃ من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ
میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں۔ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ف۷۶

ف۶۲ یعنی کلمۂ توحید کی ف۶۳ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے) اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں۔ صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو۔ چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لیے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا، فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا کہ تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن بڑے بڑے صحابہ رض تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لیے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ف۶۴ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنیٰ اچھی طرح خاطر گزیں ہو جاتے ہیں ف۶۵ یعنی کفری کلام ف۶۶ مثل اندرائن کے جس کا مزہ کڑوا بو ناگوار یا مثل لہسن کے بدبودار۔

ف۶۷ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا۔ جس سے استحکام ہو نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندی قبول پر پہنچ سکے ف۶۸ یعنی کلمۂ ایمان۔

ف۶۹ کہ وہ ابتلا اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہ حق و دین قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

ع ۴ ۱۶

ف۷۰ یعنی قبر میں کہ اوّل منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمھارا رب کون ہے تمھارا دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول، پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ ف۷۱ وہ قبر میں منکر نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں۔ عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں (اعاذنا اللہ تعالیٰ من العذاب القبر وثبتنا علی الایمان) ف۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انھوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجالاتے اور ان کا اتباع کرکے مزید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انھوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دار الہلاک میں پہنچایا ف۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا ف۷۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو ف۷۵ آخرت میں ف۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے۔

ف۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ف۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ف۷۹ کہ ان کے کام لو ف۸۰ نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے نفع اٹھاتے ہو ف۸۱ آرام اور کام کے لیے ف۸۲ کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں ابوجہل ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان اسم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہے ف۸۳ مکہ مکرمہ ف۸۴ کہ قربِ قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا

وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ

نہ یارانہ ف۷۷ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا

لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ

کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ف۷۸ اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ف۷۹ اور تمہارے لیے سورج

وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ف۸۰ اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۸۱ اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا

سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا

ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر ف۸۳ کو امان

وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا

والا کر دے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کو پوجنے سے بچا ف۸۵ اے میرے رب بیشک بتوں نے

مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ

بہت لوگ بہکا دیئے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷ وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ

بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی

عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ

نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے ہمارے رب اس لیے کہ وہ ف۹۰ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں

النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ف۹۱ اور انھیں کچھ پھل کھانے کو دے ف۹۲ شاید وہ احسان مانیں۔

ع ۵ / ۱۷

اس شہر والے امن میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہو سکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے ف۸۵ انبیاء علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں تواضع و اظہارِ احتیاج کے لیے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔

ف۸۶ یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انھیں پوجنے لگے۔

ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا۔

ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیقِ توبہ عطا فرمائے۔

ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں آپ سرزمینِ شام میں حضرت ہاجرہ کے بطنِ پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انھیں رشک پیدا ہوا اور انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجیے حکمتِ الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و حضرت اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انھیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدۂ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انھیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انھوں نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لیے ہے کہ آپ مدارجِ کمال میں دمبدم ترقی پر ہیں ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیتِ حرام کے پاس

ف۹۱ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکانِ طاہر کی شوقِ زیارت میں کھنچیں اس میں ایمانداروں کے لیے یہ دعا ہے کہ انھیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذریت کے لیے یہ کہ وہ زیارت کے لیے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں غرض یہ دعا دینی و دنیوی برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جرہم نے اس طرف گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انھیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ

نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر اُن لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انھوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمھارا

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ

اے ہمارے ربّ تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں

فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَہَبَ لِیۡ عَلَی

زمین میں اور نہ آسمان میں ۹۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں

الۡکِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ

اسمٰعیل و اسحٰق دیئے بیشک میرا رب دُعا سننے والا ہے اے میرے ربّ مجھے نماز کا

مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ

قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ۹۴ اے ہمارے ربّ اور ہماری دُعا سن لے اے ہمارے ربّ

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ

غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡہِ

جاننا ظالموں کے کام سے ۹۶ انھیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں

الۡاَبۡصَارُ ﴿۴۲﴾ مُہۡطِعِیۡنَ مُقۡنِعِیۡ رُءُوۡسِہِمۡ لَا یَرۡتَدُّ اِلَیۡہِمۡ طَرۡفُہُمۡ ۚ

۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشہ دوڑتے نکلیں گے ۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں ۹۹

وَاَفۡـِٕدَتُہُمۡ ہَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنۡذِرِ النَّاسَ یَوۡمَ یَاۡتِیۡہِمُ الۡعَذَابُ

اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ ۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو

فَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ

ظالم ۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ۱۰۳ مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ۱۰۴

دَعۡوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَکُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَکُمۡ

اور رسولوں کی غلامی کریں ۱۰۵ تو کیا تم پہلے ۱۰۶ قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ

مِّنۡ زَوَالٍ ﴿ۙ۴۴﴾ وَّسَکَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ

کر جانا نہیں ۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنھوں نے اپنا بُرا کیا تھا ۱۰۸ اور

حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقوےٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دُعا پوری ہوئی اور آپ نے دُعا میں یہ بھی فرمایا۔

۹۲ اسی کا ثمرہ ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف و صیف و شتا کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں۔

۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دُعا کی تھی اللہ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔

۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلامِ الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہوں گے اس لیے بعض ذرّیت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دُعا کی۔ ع ۶ ۱۸

۹۵ بشرطِ ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں

۹۶ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا۔

۹۷ ہول و دہشت سے۔

۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی طرف جو انھیں عرصہ محشر کی طرف بلائیں گے

۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں۔

۱۰۰ شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جا سکیں گے معنیٰ یہ ہیں کہ اس دن کی شدّت ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اُٹھے ہوں گے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے۔

۱۰۱ یعنی کفّار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ۔

۱۰۲ یعنی کافر

۱۰۳ دنیا میں واپس بھیج دے اور

۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں۔

۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہو چکے اس کی تلافی کریں اس پر انھیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا۔

۱۰۶ دنیا میں ۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا ۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔

تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ قَدْ

تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ف۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے کر بتا دیا ف۱۱۰ اور بیشک

مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ

وہ ف۱۱۱ اپنا سا داؤں چلے اور ف۱۱۲ ان کا داؤں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا

لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗؕ

جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ف۱۱۳ تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۱۱۴

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍؕ ﴿۴۷﴾ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ

بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا

وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَى الْمُجْرِمِیْنَ

اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم

یَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِۚ ﴿۴۹﴾ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ

مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے ف۱۱۹ ان کے کرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰

تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُۙ ﴿۵۰﴾ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْؕ

اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے

اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنْذَرُوْا بِهٖ

بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس

وَ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ ﴿۵۲﴾

سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّ سِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حجر مکیہ ہے اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ- تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

ف۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے اُن کے منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔ ف۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

ف۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ۔

ف۱۱۲ کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔

ف۱۱۳ یعنی آیاتِ الٰہی اور احکامِ شرعِ مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلہ مضبوط پہاڑوں کے ہیں محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔

ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کریگا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا ان کے دین کو غالب کرے گا ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔

ف۱۱۵ اس دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔

ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیل میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہونگی یہ تبدیل اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہو گی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہ جمع یہ ہے کہ اوّل تبدیل صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیل ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

ع ۷ / ۱۱ / ۱۹

ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔

ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے۔

ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائیگی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے ف۱۲۱ قرآن شریف ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔

ف۱ سورہ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے ۹۹ آیتیں چھ سو چون ۶۵۴ کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ ۲۷۶۰ حرف ہیں۔